اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

3024

اشکِ غم

یعنی

تذکرہ

حضرت مولانا نور المشائخ فضلِ عمر قدس سرّہٗ العزیز

مرتّبہ

ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراہیم جان المجددی فاروقی

۱۹۶۸ء

www.mujaddidway.com

96865

www.mujaddidway.com

www.mujaddidway.com

شبیہہ حضرت نورُ المشائخ فضلِ عمر فاروقی المجددی قدس سرہ العز

www.mujaddidway.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مختصر تذکرہ حیات علامہ نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ

"ہر ایک کو فنا ہونا ہے اور صرف اللہ کی بزرگی اور تعظیم والی ذات باقی رہے گی"

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں، بڑا ہے جس کا ذکر، بلند ہیں، جس کی صفتیں، عزت والا ہے جس کا نام اور جس کی ربوبیت کے تذکرے زمین اور آسمان کر رہے ہیں۔ اور صلوٰۃ اور سلام اس کی بہترین مخلوق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب پر اور اولیاء رسول پر جو متبع سنت ہیں

امابعد یہاں ہم خادم شریعت محمدیہ اور عالم دین شیخ الاسلام والمسلمین قطب العارفین حضرت نور المشائخ فضل عمر رحمۃ اللہ علیہ مجددی فاروقی حنفی نقشبندی کے مختصر حالات زندگی پیش کر رہے ہیں

آپ کی ولادت شنبہ ۷ جمادی الاولی ۱۳۰۲ھ کو افغانستان کے دار السلطنت کابل میں ہوئی۔ سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک کی تعلیم پوری کی اور اس کے بعد فارسی اور دینیات کی تعلیم اس وقت کے

www.mujaddidway.com

کبار علماء سے حاصل کرنے کیلئے مصروف ہو گئے. اور قلیل مدت میں آپ سے طلب علم کی رغبت اور فطری ذکاوت کا اظہار ہونے لگا چنانچہ آپ علوم معقول و منقول کی طرف متوجہ ہوئے. اور اٹھارہ سال کی عمر میں آپ اس سے کلی طور پر فارغ ہو کر تزکیہ نفس اور ریاضت روح کی طرف متوجہ ہو گئے اور والد ماجد جو چودھویں صدی کے مجدد کے درجہ میں تھے. یعنی حضرت غلام قیوم قدس سرہٗ سے اس کی تعلیم لیتے رہے اور ایک مختصر مدت میں اس کی بھی تکمیل کی اور نقشبندی کے سلسلہ کے مقامات ولایت صغریٰ اور کبریٰ خصوصاً ولایت محمدیہ پر فائز ہوئے.

ان کے عظیم والد نے جب ان میں صحیح الستعداد، ذکاوت اور قوی شخصیت کا مظاہرہ دیکھا تو ان کو بیعت کی اجازت عطا کی.

حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ایک نادر روزگار، امام کبیر اور دریائے ناپید اکنار تھے. دقیق ترین مضامین کی گہرائیوں پر انکی نظر تھی. ثاقب نظر اور وسیع المعرفت تھے. پاک دل اور اخلاق حمیدہ سے مزین تھے. علم اور علماء سے محبت فرماتے تھے، فقراء اور مساکین پر مہربان تھے اور خود زاہد و عابد اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے. ان کا نصب العین مسلمانوں کو ان کی بھلائی کی باتوں کی ہدایت تھا. مسلمانوں کی تکالیف پر رنجیدہ ہو جاتے تھے اور ان کی کامیابیوں پر خوش، مسلمانوں کو اتحاد

باہمی اور اتباع قرآن اور سنت کی تلقین فرماتے تھے۔

لوگوں کو جب ان کی بے پناہ شخصیت کا اندازہ ہوا تو ان کے آس پاس جمع ہو گئے اور ان کے دریائے علم سے سیراب اور انکے فیض و برکات سے مستفید ہونے لگے۔ لوگ اپنی مشکلات کا حل ان سے پوچھتے اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر اپنے غموں کو بھلا دیتے تھے حضرت ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے علم جہاد بلند کیا اور جنگ الستقلال ... افغانستان میں شریک ہوئے۔ افغانی لشکر کی فتح اور کامیابی میں انکا بہت بڑا حصہ تھا۔ انہوں نے ہی افغانی قبائل کو ایک مرکز پر جمع کیا جس پر سابق شاہ امان اللہ نے انہیں نور المشائخ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اس طرح آپ ایک عظیم قائد اور زعیم بن گئے۔ جب بھی ملک کو مشکلات کا سامنا ہوتا حکام اور امراء ان کے پاس آتے اور حضرت کے مفید مشوروں سے مستفید ہوتے۔

اس کے باوجود حضرت رحمتہ اللہ علیہ نہایت درجہ حلیم اور متواضع تھے، سخی اور کریم النفس تھے؛ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور مسلمانوں کو کتاب اور سنت کی پیروی کی اور اعتصام بحبل اللہ المتین کی ترغیب دیتے تھے تاکہ مغرب و مشرق کے مسلمان متحد ہو کر ایک جامع قوت کے مالک بن جائیں۔

آخرش یہ شعلۂ جوالہ ندائے آلہی کو لبیک کہتے ہوئے شنبہ ۲۵ر محرم الحرام ۱۳۷۷ھ کو بجھ گیا۔ افسوس صد افسوس کہ سورج ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور دُنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ آنکھیں اشکبار ہیں اور دل ان کے فراق میں رنجیدہ، عِلم انکے کفن میں پوشیدہ ہو گیا۔ اور فضل ان کے ساتھ دفن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دُنیا میں انھیں منزلت عظیم عطا کی تھی، آخرت میں بھی مراتب عالیہ نصیب کرے۔ آمین!

حضرت محمد ابراہیم المجددی الفاروقی خلف حضرت رحمتہ اللہ علیہ

نے جو خطبہ فارسی میں حضرت نور المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات پر دیا تھا اسکا ترجمہ

سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور نور و ظلمت کی تخلیق کی۔ پھر بھی کفار اپنے رب سے منہ پھیرے ہوئے ہیں وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور موت کا وقت مقرر کیا پھر بھی تم شک میں پڑے ہوئے ہو۔ اور صلواۃ و سلام سید المرسلین پر اور ان کی آل و اولاد پر جو بڑے فضل والے ہیں۔ کوئی بھی مصیبت اللہ کے

حکم کے بغیر نہیں آتی۔

مرگ صاحب دل جہانے را دلیل کلفت است
شمع چوں خاموش گردد داغ محفل می شود

ترجمہ:۔۔۔۔ کسی صاحب دل کی موت پوری دنیا کے لئے تکلیف کا باعث ہے، شمع جب خاموش ہو جاتی ہے تو داغ محفل بن جاتی ہے۔ (یعنی اللہ والوں کی موت دنیا والوں کیلئے مصیبت کی دلیل ہے، بالکل اسیطرح جس طرح شمع کے بجھ جانے سے اہل محفل کو رنج ہوتا ہے)۔

آج دُنیائے اسلام اور خاص کر اہل افغانستان ایک ایسی بزرگ ہستی اور روحانی پیشوا سے محروم ہو گئے جن کی مثال دُنیا میں کم نظر آتی ہے علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

بروز ہفتہ ۷ رجمادی الاوّل ۱۳۰۲ھ قمری حضرات مجددیہ شور بازار کے خاندان میں ایک بزرگ ہستی آفتاب کی مانند اقبال اور سعادت ہدایت اور عرفان کے ساتھ وجود میں آئی جن کی رہبری اور فیض کے نور سے تمام جہاں روشن اور منور ہو گیا۔ یہ بزرگ شخصیت جو عالی ہمت

www.mujaddidway.com

شریف النسب، صاحب القدر البازخ مولانا و مرشدنا حضرت نور المشائخ صاحب قدس سرہ کی ذات بابرکات تھی۔ عالم طفلی میں ہی آپ کی پیشانی مبارک پر ولایت کے آثار جھلکتے تھے۔ آپ نے محض قلیل عرصہ میں اُس زمانہ کے جلیل القدر اساتذہ سے اور مشہور علماء سے تحصیل علم سے فراغت حاصل کرلی۔ عرصہ نہیں گذرا کہ یہ عالمِ ربانی اور عارف یزدانی حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے حقیقی معنوں میں جانشین ہوگئے اور رشد و ہدایت کے مسند پر جلوہ افروز ہوکر سلوک کی تعلیم اور تصوّف کی تعلیمات کی اشاعت فرمانے لگے۔ افغانستان کے علاوہ ہندوستان، پاکستان، ایران، حجاز، شام وغیرہ ممالک میں آپکے بیشمار مریدیں اور عظیم الشان خلفاء کثرت سے موجود ہیں۔ ہزاروں طالبان حق آپ کے فیوض اور برکات سے فیضیاب ہوئے اور اعلیٰ مدارج اور مراتب تک پہنچے۔

طریقۂ نقشبندیہ، مجددیہ، معصومیہ قیومیہ معرفت کے عظیم الشّان طریقے ہیں ان کو حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے قیمتی وقت کو اور پاک نفس کو ہمیشہ اللہ جلّ شانہٗ کے ذکر میں مشغول رکھتے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اللہ کی یاد سے کبھی بھی غافل نہ ہوئے۔ طریقۂ سنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی تبلیغ کرنا اور بدعت

کو منانا آپ اپنا دینی فرض جانتے اور اپنے پیروؤں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

دینی اور روحانی پیشوا کی حیثیت سے آپ نے اپنی زندگی میں اپنے وطن عزیز میں اجتماعی طور پر بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں جہاد استقلال افغانستان بھی شامل ہے۔ دُنیا میں جہاد استقلال عظیم ترین دینی اور ملی مجاہدہ تھا۔ آپؒ خود بہ نفس نفیس جنوبی وزیرستان کے محاذ پر اسلام اور افغانستان کے دشمن کے مقابلہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اپنی جان اور اپنا تمام مال دین اور وطن کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ چنانچہ اس مہم میں آپ کی مجاہدانہ اسیرا در آپ کے روحانی اثرات کی وجہ سے فتح اور نصرت نے آپ کے قدم چومے اور آپؒ کی مقبولیت عامہ اور اعلیٰ کارکردگی کے صلہ میں آخر کار آپ کو نور المشائخ کا خطاب دیا گیا۔

وطن کی آزادی کی جنگ میں اور بالخصوص اعلیحضرت محمد نادر شاہؒ کی شہادت کے موقعہ پر آپ ہی نے اندرون ملک نظم اور نسق کو بحال رکھنے کی خدمت انجام دی اور داخلی انقلابات کی مہم میں آپ نے نمایاں اور قابل قدر خدمات انجام دیں۔ یہ بات ملک کے تمام طبقوں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ سب سے بڑی خدمت جو آپؒ نے دنیائے اسلام اور

علم و عرفاں کی توسیع کے لئے انجام دی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے غزنی میں ایک عظیم الشان دینی درسگاہ جس کا نام نور المدارس ہے، قائم کیا جہاں سے تقریباً پانچ سو طلباء بطریقہ تعلیم شبینہ علم دین سے فیضیاب ہوئے ہیں اور ڈھائی سو مدرس ابتک فارغ التحصیل ہوئے۔

ان دینی اور ملی خدمات کے علاوہ اپنے ولولہ انگیز اور آتش فشاں مواعظ اور خطبوں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں اہل افغانستان کو جمع کر کے فلسطین کے عربوں کی معاونت کیلئے فلسطین روانہ کیا تاکہ وہاں کے مجاہدین کے ساتھ شریک جہاد ہوں۔

آپ میں فطری طور پر اعلیٰ احساسات اور اسلامی شان کی صفات بدرجہ اتم نمایاں تھیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے کسی حصہ کے مسلمانوں کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا حال معلوم ہوتا تو آپ کو قلبی اور روحانی صدمہ پہنچتا اور آپ اپنے آپ کو ان کا شریک حال تصور فرماتے اور بارگاہ الٰہی میں ان کے لئے اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کی مصیبتوں، اور پریشانیوں سے خلاصی کے لئے دعا فرماتے۔ آپ کے دل میں تمام دنیا کے مسلمانوں کی بھلائی کے ماسوا کوئی آرزو نہیں تھی۔

عوام کی دوسری جنگ جس کا لویہ جرگہ نے افتتاح کیا تھا، ان ہی رہبر عظیم الشان اور روحانی پیشوا نے اپنی ولولہ انگیز اور مسحور کن جامع

تقریر کے ذریعہ اپنا فیصلہ کالو یہ جرگہ کے سامنے اس مشفقانہ اور منصفانہ
انداز میں اعلان فرمایا کہ طرفین نے اسے قبول کرلیا اور اس طرح معاملہ
حسن وخوبی کے ساتھ رفت وگزشت ہو گیا. خلاصہ کلام یہ ہے کہ حکومت
افغانستان کے استحکام کے لئے جائز قوانین کے نفاذ کیلئے اور ملی اتحاد
کے لئے آپ نے اپنی خداداد لیاقت سے قابل قدر خدمات انجام دیں.

انہی عظیم الشان بیٹیا اور اسلام کے برگزیدہ علمبردار نے ہمیشہ
عالم اسلام کیلئے مسلمانوں کو وصیت فرمائی. اس سلسلہ میں بھی کوشاں
رہے کہ اتحاد اور اخوت اسلامی کی بنیاد قرآنی احکام کے عین مطابق
مضبوط ہو جائے اور اسلام کا سارے جہاں میں بول بالا ہو. آپ اپنے
اکثر خطبوں میں ارشاد فرماتے کہ جس تمدن کی اساس مادیت پر استوار
ہوگی اس میں ہرگز دیرپا امن قائم نہیں رہ سکتا. حقیقی امن تو صرف
اسلامی تمدن میں ہے. چنانچہ ماضی کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے.

آپ کی ذات قدسی صفات نے ہفتہ کے دن ۲۵ محرم الحرام کو
۷ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک فرمایا اور اس دار فانی سے عالم
جاودانی کو رحلت فرمائی.

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

آج کے دن ہم لوگوں نے حسرت اور غم کے ساتھ تابوت مبارک

www.mujaddidway.com

سپرد خاک کیا اور آپ کے داغ مفارقت میں اشکبار ہوئے۔

وَاللّٰهُ لَقَدْ اُكْفِنَ الْعِلْمَ بِاَكْفَانِهٖ

وَاُدْفِنَ الْفَضْلُ بِاَدْفَانِهٖ

اللہ کی قسم ان کا کفن علم کا کفن بن گیا

اور فضل اُن کے دفن کے ساتھ دفن ہو گیا

آپ کی ظاہری موت سے آپؒ کے تصرفات باطنی کا ہرگز خاتمہ نہیں ہوا۔ میری خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ مجھے، آپؒ کے تمام پیرووں اور آپؒ سے نسبت رکھنے والوں کو آپؒ کی روحانیت کی برکت سے شریعت مصطفوی صلّی اللہ علیہ وسلم اور آپؒ کے ارشادات کے مطابق مکمل طور پر عمل کرنے کی قدرت اور توفیق عطا فرمائے۔ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ۔

آخر میں جن لوگوں نے حضرت محترم کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو کر اپنے دینی فرائض ادا کئے اور تمام خاندان مجددی کے غم میں شریک حال ہوئے ہیں ان کا مشکور ہوں اور اللہ تبارک تعالیٰ سے دست بہ دعا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو اجر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

www.mujaddidiway.com

از اثر طبع فاضل محترم و شاعر شیوا بیان مولانا قربت بخاری

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو کلام اور حکمت کا الہام کرتا ہے. اور انبیا اور احکام کا بھیجنے والا ہے. وہ ملک العلام جس کی انتہا کو کوئی عالم نہیں پہنچ سکا. وہ ایک ہے اور بے نیاز ہے اور سلام ہے جسکی حد کا اندازہ حکماء نہیں لگا سکے. اے اللہ! رسول موعود محمد محمود اور ان کی آل و اصحاب مطہر پر درود و سلام نازل فرما۔

محرّر نے امام ہمام کی رحلت پر جو نظم لکھی ہے اسکے مصرعوں میں حضرت کے اسم مبارک کی تصریح نہیں کی ہے کیونکہ حضرت کا نام بلند ہے جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہے. علاوہ بریں انکے علم و عمل حلم و کرم اور عدل و ورع سے ہر شخص واقف ہے. وہ حضرت مصلح اور اصلح ہیں، مکمّل اور اکمل ہیں اور عالم و اعلم ہیں. اللہ تعالیٰ اپنی تمام رحمتیں ان پر نازل فرمائے اور اچھا معاملہ فرمائے۔

امام رسل کے مسلک پر چلنے والے تھے

سرِ علم الآدم کے واقف کار تھے

ہر حال میں اللہ کی حمد کہنے والے تھے

علوم کامل الرہیٰ تھے

ان کے درس میں کلام اللہ کا جادو تھا

رسول اکرم کی راہ کے مدرس تھے

ہوس کو چھڑانے کی راہ کے مدار تھے

راہ کرم کی ہمیشہ دم اساس تھے

صحیح مسلم کی درس گاہ کے عالم تھے

انسانی حلم میں اکمل تھے

اُن کے کلام میں اک سحر حلال تھا

اُن کا الہام موتیوں کی لڑی تھا

اسم اللہ ان کے دل میں راسخ تھا

مچھلی کی طرح ہر پانی میں راہ کر لیتے تھے

سالک کے دل کی چمک کو چمکانے والے تھے

صاحب ہمت اور صاحب علم لوگونکے سردار تھے

اُن کا دل کمال رسول کا مطلع تھا

www.mujaddidiway.com

اُن کا دم دلوں کے زخم کا مرہم تھا
اگر سونے کا پہاڑ دیدیں تو یہ ان کا حق تھا
مگر حریص آدمی نے صرف درم مانگا
دُنیا کا چاند نیّر آفتاب کے مانند تھے
مصلح کل اور اصلح عالم تھے
اُن کی تعریف اگر ادا کرنی ہو تو
سو وَن سے بھی اس کیلئے کم ہیں
افسوس صد افسوس موت نے
انھیں عدم کی سواری پر سوار کر دیا
اُن کی تعریف نے محترم ہیں
اُن کی موت کو اللہ کا محرم بنا دیا
اللہ اُن پر وسیع رحمت فرمائے
اور ان کے لئے جو بہتر ہو وہ معاملہ فرمائے
قربت کی قلم نے سال وصال لکھا
اور دو مصرعوں میں اُسے پورا کیا
ہر مصرع پر میرے کلام کو
اُن کا سال وصال بھی دے دیا

www.mujaddidway.com

مرثیہ شاعر شہید وطن آقائی محمد ابراہیم خان خلیل (اردو ترجمہ)

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

جناب فضل عمر جو مجددیوں کا انتخاب تھے

قطب دوراں اور مرشد کامل تھے

ان کے مرید و معتقد اور مخلصین حد سے زیادہ تھے

ان کے علم و فضل اور ولایت کے دنیا والے قائل تھے

خدمت خلق رشد و ہدایت اور حق کی اطاعت سے

عمر کے بہتر سالوں میں وہ غافل نہ تھے

دین و قوم اور وطن کے غمخوار تھے

خدمت اسلام ہی کی طرف مائل تھے

غزنی میں مدرسہ دین اسلام کی بنیاد رکھی

جس سے بہت سے عالم و فاضل پیدا ہوئے

دوسری بھی بہت سی چیز کی بنیادیں پیچھے چھوڑیں

جو ہر عاقل کے سامنے آفتاب کی طرح روشن ہیں

جنگ استقلال میں کمال شجاعت دکھانے پر

حضرت کو نور المشائخ کا خطاب حاصل ہوا
وطن کو جب خطرات پیش آئے تو عقل سلیم سے
مہمات اور مشکل کو حل فرمایا
سخی تھے، صاحب عب وقار اور صاحب عزم ثبات تھے
روشن چہرہ، عمدہ عادتوں والے اور روشن دل تھے
افسوس کہ وہ عارف و مدبر ملک
ہزار حیف کہ وہ ہر سائل کو فیض بخشنے والے
جس طرح چاند اور سورج نور ابر میں چھپ جائے
اسی طرح وہ بھی خاک میں روپوش ہوئے
صاحب لولاک اور انکے آل و اصحاب کے صدقہ میں
اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں ان کے شامل حال کرے

خلیل نے ان کی رحلت کا دن مہینہ اور سال لکھا
پچیس ۲۵ محرم کو وہ واصل بحق ہوئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازاثر فاضلِ محترم مولوی عبدالقیوم صاحب قندھاری

(اردو ترجمہ)

تمام حمد اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات اقدس کیلئے ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، امابعد حضرت نور المشائخ صاحبؒ نور اللہ مرقدہٗ کا وجود اللہ کا ذکر کرنیوالوں کے دل کا نور تھا۔ اپنی زندگی میں وہ اللہ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھے. اور اللہ کے عطایا میں سے ایک زین تھے. یہ بزرگ ربانی جو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر عارف تھے صرف ایک ہی توجہ شریف میں طالب صادق کو فنائے قلبی بلکہ فنائے نفسی کی منزل طے کرادیتے اور لطائف خمسہ جو عالم امر سے عبارت ہیں. قلب و روح اور سری وخفی اور اخفیٰ سے اللہ کا ذکر جاری ہوجاتا. اور آپ کی توجہ عالیہ کے ذریعہ طالب صادق کشف، الہامات، انوار استغراق اور تجلی سے مشرف ہوجاتے یہاں تک کہ آپ کی پہلی

www.mujaddidway.com

ہی توجہ مبارک کے اثر سے طالب رشید برق تجلیات سے اس مقام پر پہنچ جاتے جو ولایت سہ گانہ کے اوپر ہے۔ آپ کی ذات پر انوار اور سرّ حلقۂ ابرار دوسری بار توجہ کے ذریعہ طالب صادق کو اس مقام پر پہنچا دیتے جہاں بندہ اللہ کی ذات اقدس میں جذب (فنا فی اللہ) ہو کر مسرور اور مشرف ہوتا ہے یعنی اس مقام میں دُنیا سے کٹ کر (ٹوٹ کر) اس کے باطن میں صرف اللہ ہی کی ذات پاک کا وجُود ہوتا ہے اور اللہ کی ذات میں جذب ہو جاتا ہے۔ یہ طالب کیلئے عالی مقام ہے۔ شیخ کامل کی توجہ کے بغیر اس منزل تک پہنچنا مشکل ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہش ورق

یعنی اللہ تبارک تعالیٰ اور اللہ کے خاص بندوں کے بغیر (اس مقام تک پہنچنے کیلئے سعی کرنا) اگر فرشتہ بھی ہو تو اس کا ورق سیاہ ہی رہے گا۔ حضور کی ذات پر انوار بمصداق آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جو ذیل میں درج ہیں انکے مطابق تھی۔

(۱) اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیَاتِ الدُّنْیَا

یعنی ـــــ جو اللہ کے دوست ہیں اُن پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ ہی رنجیدہ ہوں گے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اُن کی دنیاوی زندگی میں خوش خبری ہے

۲۔ وَ ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔

یعنی:۔ اللہ کا قرب وسیلہ سے حاصل کرو۔

۳۔ فِبِمَا رحمةٍ مِن اللّٰه لنت لهم و يطعمون الطعام علىٰ حبّهٖ مسكينًا ويتيمًا واسيرًا۔

یعنی ـــ اللہ کی محبت سے آپ اُن کیلئے نرم ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ کی محبت میں مساکین، یتامیٰ اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

افضل الاعمال الحب فِی اللّٰه والبغض فی اللّٰه۔

یعنی ـــــ سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے محبت ہو اور بغض بھی اللہ ہی کے واسطے ہو۔

اللہ ہی کے واسطے محبت اور اسی (اللہ) ہی کی خاطر بغض یہ صفت بھی آپ کی ذات شریف میں موجود تھی۔

اور فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ ہم لوگوں کی مجلس میں صرف اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے شریک ہوتے تو ہمیں بھی انکی نازبرداری

کرنا چاہیئے۔

علیہما وعلینا الرحمۃ والغفران

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء ھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔

یعنی ـــ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں پر ہی لوٹے گا، پس غریبوں کو مبارک ہو۔

یہ وہ لوگ ہوں گے جو اصلاح کریں گے میری سنتوں سے جن کو لوگوں نے میرے بعد بگاڑ دیا ہوگا (گمراہ کر دیا ہوگا)۔

حضرت نور المشائخ صاحب رحمۃ اللہ نور اللہ مرقدہٗ کما نور اللہ قلوب الذاکرین بذکر اللہ اور شرح صدور العارفین بمعرفت اللہ تھے اور شب و روز طریقہ سنت جاری کرنے میں بدعتوں کو مٹانے میں، دینی علوم کی اشاعت میں اور خدائے واحد کی معرفت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔

www.muladdidway.com

محیطِ علم و ادب آفتاب عز و علا ستودہ صفات

حضرت نور المشائخ جناب فضل عمرؒ

چونکہ حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ بسرہ السّامی کے سچے خلف اور ان کی نسبت شریف کے حامل تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نائب تھے اسلئے آپ کی موت اور آپ کے جنازہ کی شان اور کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات اور جنازہ کی شان کا نمونہ تھی اور ایک عظیم الشان اسلامی اجتماع کا جلوہ نظر آتا تھا۔ جس گرم جوشی اور پرخلوص اسلامی جذبہ کے تحت مسلمان آپکی وفات کے دن شریک جنازہ تھے۔ اس کو احاطۂ تحریر اور تقریر میں لایا نہیں جاسکتا بلکہ حاضری اور مشاہدہ سے تعلق رکھتا تھا۔

انا للہ وَ اِنّا اِلیہِ راجِعُوْن ٥ اَللّٰھُمَّ اجرنا من مُصیبتا واخلف لنا خیرًا منھا آمِین ۔ یعنی ـــ اے اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما اور اُنکے پیچھے اُن سے بہتر ہمیں عطا فرما۔

www.mujaddidway.com

ماہ جہاں نشستہ عالم سیاہ گشتہ
تلخ است زندگانی نور المشائخ ما

اس طرح کی نادر الوجود اور عظیم الشان اسلامی شخصیت جو علم ظاہرؔ اور باطن ہیں کامل ہو اور دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کر سکے مدتوں اور قرنوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے مراد۔

"العلماء ورثة الانبياءً"

یعنی علماء، دین روحانی انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو علوم ظاہری اور باطنی سے بہرہ ور ہوں۔ علم ظاہر باطنی علم کے بغیر نامکمل ہوتا ہے اور باطنی علم بغیر ظاہری علم کے نافرجام جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ و علینا الرحمتہ والغفران نے فرمایا ہے۔

جن لوگوں نے بھی آپ کی دنیاوی زندگی میں محبت، خلوص اور عقیدت کے ساتھ آپ کی صحبت کا شرف حاصل کیا اور آپکے طریقہ میں داخل ہوئے اور فنا اور بقا کا مقام جو ولایت کی اوّل منزل ہے وہاں تک رسائی حاصل کی تو وہ منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ انسان کے لئے لازم ہے کہ باطنی اشغال میں مداومت قائم رکھے اور جہاں تک ممکن ہو آپ کی مزار مبارک سے زیادہ سے زیادہ قربت رکھے اور آپکی

www.mujaddidway.com

مزار پر انوار کی زیارت کا شرف حاصل کرے اور آپ کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوتا رہے اور آپ جیسے روحانی بزرگ کے نقش قدم پر چلے اور طریقۂ سنت کو محکم طور پر اختیار کرے۔ اصل کام یہی ہے اور باقی ہیچ۔

حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کا مزار پر انوار موضع قلعہ جواد کابل میں واقع ہے۔ ان دنوں سرہند شریف کے فیوض اور اثرات بدرجۂ اُتم یہاں محسوس کئے جاتے ہیں۔ اگر اس سرزمین پاک کو سرہند شریف ثانی کے نام سے موسوم کیا جائے تو بجا ہوگا اسلئے کہ اِس سرزمین پاک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے خاص ولی کا مزار مبارک ہے۔ چونکہ یہ سرزمین حقیقت میں اللہ جلّ سلطانہٗ کی رحمت کی مظہر ہے اسلئے طالبین کیلئے مناسب ہے کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور ہوں یا جہاں کہیں بھی ہوں آپ کی مزار مبارک کی زیارت کریں اور اِن روحانی بزرگ سے روحانی فیض حاصِل کریں اور مستفید ہوں اور جس شخص نے آپ کی حیات میں ملاقات کا شرف حاصل نہ کیا ہو اور بیعت حاصل نہیں کی ہو تو وہ صدق دِل سے آپ کی مزار کی زیارت کرے۔ انشاء اللہ منزل مقصود کو پہنچ جائے گا اور یقینی طور پر فیض یاب ہوگا ۔

www.mujaddidway.com

دادم ترا ز گنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

خزانہ مقصود کی ہم نے نشاندہی کر دی ہے۔
اگر ہم نہ پہنچ سکے تو شاید آپ پہنچ جائیں
آپ کی نسبت شریف آپ کے خاندان عالیہ میں اب بھی موجود ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک وعلیٰ جمیع نعمائہ وابقی اللہ ھٰذہ النسبۃ الشریفۃ فی اولادہٖ الیٰ یوم القیٰمۃ۔

یعنی ـــــ اس بات پر اور اس کی تمام نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اللہ تعالیٰ اس نسبت شریفہ کو آپ کی اولاد میں قیامت تک باقی رکھے آمین!

اللھم انشر ھذہ النسبۃ الشریفۃ فی اولادنا واولاد اولادنا وجمیع بلاد المسلمین اِلیٰ یوم الدین

بحرمۃ نبی العربی القریشی علیہ و علیٰ آلہ واصحابہٖ من الصّلوٰۃ افضلہا و

www.mujaddidway.com

من التسلیمات اکملها الی یوم الدین. آمین!

یعنی ـــــ اے اللہ نسبت شریفہ کو ہماری اولادوں اور اولاد کی اولادوں اور تمام بلاد المسلمین میں قیامت تک پھیلا دے. بحرمت نبی عربی القریشی علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ من الصلوٰۃ افضلها ومن التسلیمات اکملها الی یوم الدین.

حضرت نور المشائخ رح کی ایک تقریر جو آپ نے جہاد استقلال افغانستان شروع ہونے پر ولایت جنوبی پکتیا کے مجاہدین کے سامنے مزار قدوہ بانی حضرت روحانی قدس سرہ پر فرمائی (۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ. لقد جاءت رسل ربنا بالحق وارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علے الدین کلہ ولو کرہ الکافرون اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً

www.mujaddidiway.com

عبدہٗ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم وقال اللہ تعالیٰ ولن یجعل اللہ الکافرین علی المؤمنین سبیلا۔

ترجمہ:۔۔۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جسنے ہمیں اس کی ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کا پیغام لیکر تشریف لائے اور اس نے اپنے انبیاءؑ دینِ حق کے ساتھ بھیجے تاکہ یہ دین دیگر تمام دینوں پر غالب آجائے۔ اگرچہ یہ بات کافروں کو بری معلوم ہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا اور لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل واصحاب پر بے شمار درود اور سلام نازل فرمائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اے نبیؐ کفاروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو" نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ

" اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مسلمانوں پر غلبہ کی کوئی سبیل نہیں ہونے دے گا۔"

برادرانِ حقیقی اور دینی بھائیو! اللہ تبارک تعالیٰ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے خاص بندے ہیں جہاد کی تاکید فرماتا ہے اور کفار اور منافقین پر سختی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نیز مسلمانوں کے وہ علاقے جن پر کافروں کا قبضہ ہے انکو واپس لینے کا اور ان پر مکمل طور پر اختیار حاصل کرنیکا حکم دیتا ہے۔

میں آپ تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کے سامنے جو کلمہ طیبہ کے واسطے سے ایک وجود کی طرح ہیں بآواز بلند اعلان کرتا ہوں کہ اعلیحضرت شاہ افغانستان سیف الملّت والدین امان اللہ خان نے عزم مصمم کرلیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے افغانستان کی آزادی کو مسلمانوں اور ملت افغانیہ کی خاطر، قربانی دے کر انگریزوں کے استعمار سے آزاد کرالیا جائے۔ اگرچہ مملکت افغانستان نسلاً بعد نسلٍ ہر اعتبار سے مستقل اور آزاد تھی اور انشاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ لیکن جنگ میوند کے بعد انگریزوں کے چلے جانے پر انہوں نے اپنی فریب کاریوں سے امراء وقت پر ایسی پابندیاں لگادی تھیں

جو ہماری داخلی اور خارجی آزادی کے منافی تھیں۔ اس سلسلہ میں ملت افغانستان نے بار بار چاہا کہ اِس خیالی غلامی کو بھی صفحۂ تاریخ سے مٹا دیا جائے مگر پھر بھی اس وقت کے بعض صاحب اقتدار لوگ جو انگریزوں کے جھوٹے وعدوں کے فریب میں آچکے تھے عوام کو دبا دیتے تھے۔ آج جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے شاہ امان اللہ غازی کی خاطر ملت کے غیور افغان مسلمانوں کے فرزندوں نے خواہ وہ عورت ہوں یا مرد تمام نے کمرِ ہمت باندھ لی ہے اور یہ طے کیا ہے کہ آزادی کے مناہدِ رعنا کو خون کا آخری قطرہ تک بہا کر حاصل کر لیا جائے۔

فقیر داعی اسلام آپ سے گذارش کرتا ہے کہ ان دنوں ممالک اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہے اور وہ یا تو محکوم یا نیم محکوم ہیں؛ اللہ کی رسّی کو جو مضبوط اور غیر متزلزل ہے نہیں پکڑا جاتا اسلامی شریعت میں بنیادی طور پر مسلمانوں کا، غیروں کا دیگر مسلموں کا، محکوم ہونا قطعاً ممنوع ہے اور حریت اسلامی کے قطعاً خلاف ہے۔ اسی لئے مسلمانانِ افغانستان اور موجودہ حکومت کسی قسم کی غلامی کو خواہ وہ برائے نام ہی کیوں نہ ہو دنیاً اور ایماناً قبول نہیں کرے گی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ مملکت افغانستان

جس کی بنیاد غازی احمد شاہ ابدالیؒ نے قرآن کے اساس متین پر رکھی تھی، اُس وقت سے آج تک وہ اسلامی مملکت رہی ہے اور اسی طرح متعارف ہے۔ اسلام میں غلامی، آزادی اور استقلال کی ضد ہے۔ اسی لئے از روئے شریعت آپ سے گذارش ہے کہ چونکہ افغانستان ابتدائے تاسیس سے ہی ایک آزاد اور مستقل سلطنت ہے۔ اسلئے آج ہم اس آزادی کو جوانوں، بوڑھوں اور بچوں کے خون سے بلا امتیاز نسل و قومیت انگریزوں سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ انگریزوں نے اپنے ملک (انگلستان) میں جو چادر ہمارے لئے تیار کی ہے ہم اسے اپنے کاندھوں پر کبھی بھی نہیں ڈالیں گے۔

افغانستان کی خاک پاک کے میرے اسلامی بھائیو! آج ہم قرآن اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے حمایت حاصل کر کے اپنا دفاع کرینگے اور اپنی جان اور اپنے مال کی قربانی دے کر بیگانوں کے تسلط کو ختم کر ڈالیں گے۔ وہ نعرہ جو مرہٹوں کے خلاف ملت افغان نے بلند کیا تھا وہ نعرہ ہم آج پھر بلند کرینگے اور جس تکبیر سے اسی۸۰ سال قبل کابل میں انگریزوں کی بنیادیں ہلا دی گئی تھیں وہی تکبیر آج دوبارہ ان کے کانوں تک پہنچائیں گے اور میوند کی فتح کی یاد ان کے سامنے تازہ کرینگے۔

آزادی کی وہ قبا جو مسلمانوں کو زندگی کے لئے عطا کی گئی تھی ہم چاہتے ہیں کہ ہم اسے زیب تن کر لیں اور دوبارہ غزنوی اور ابدالی اور ہوتکی کی سی شان و شوکت اجاگر کریں. فرشتے ہم پر رحمت بھیج رہے ہیں، انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کی سعید روحیں ہمیں دعائیں دے رہی ہیں. آج کا دن وہ تاریخی، اور امتیازی دن ہے کہ افغانستان دوبارہ خادم قرآن ہوگا اور خود کو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنا لے گا. سبحان اللہ یہ کتنے بڑے فخر کی بات ہے کہ اگر شہید ہوئے تو جنت الفردوس میں ابدی زندگی ملے گی اور اگر فتحیاب ہوئے تو غازی ہونے کی سعادت دارین حاصل ہوگی اور ایسی سعادت جس پر قدسی بھی رشک کرینگے.

آج ملت افغان سپاہی ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو، خان ہو یا دہقان ہو ہر ایک اس فیصلہ پر متفق ہیں اور ان کا یہ ملی نعرہ ہے کہ " اپنی جان و مال کی قربانی دیکر آزادی حاصل کر کے رہیں گے.

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد

فقیر رضائے الٰہی کی خاطر آپ کو دعوت دیتا ہے اور

یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارت "و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین"، کے مطابق اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اللہ کی رحمت ہمارے شامل حال ہے۔ آج آپکی تکبیروں کی گونج سے انگریز لندن میں لرزہ براندام ہے۔ اور تمام عالم اسلام آپ کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ کے آباؤاجداد اپنی قبروں میں آپ پر فخر کر رہے ہیں۔ آج کا وہ دن ہے کہ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر معرکۂ جہاد میں شریک ہو سکتی ہے۔ آج کا دن وہ ہے کہ آپ کی نیند بھی عین عبادت ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج تمام افغان قوم نے غازی امان اللہ خان کی آوازا ور نعرۂ جہاد پر لبیک کہا ہے۔ جو نعرہ آزادی اور استقلال افغانستان کے لئے لگایا ہے اور سلیمان خیل کے چھ ہزار جانباز شریک جہاد ہیں۔ آج کے جہاد میں غزوہ بدر و تبوک کی شان نظر آرہی ہے، آج کے دن مسلمانانِ افغانستان کی ملّت تمام متحد ہو کر ایک جسم کے مانند آزاد وجود ہونیکا اظہار کر رہی ہے۔ انشاء اللہ فتح ہماری اور فرنگیوں کی شکست مقدر ہو چکی ہے، اللہ ہمارا حامی اور ناصر ہے اور وہی ہمارا نگہبان ہے تو پھر ہمیں کس کا خوف ہو سکتا ہے۔ ہماری نیت الحمدللہ صحیح ہے۔ ہمارا مقصد

اعلائے کلمتہ الحق اور آزادی وطن ہے۔

میں اور برادران احمد زئی، طوطاخیل منگل حاجی دمہ موزی وفروٹ تمام میری اور آپ کی اس بات پر متفق ہیں چنانچہ سردار نادرخان عساکر افغانیہ کے کمانڈر انچیف (سپہ سالار) اور میرے بڑے بھائی شاہ آغا صاحب جہات جنوبی میں مصروف جہاد ہیں۔ اللہ کی مدد تمام مجاہدین کے بھی شامل حال رہے جو دوسرے محاذوں پر جہاد استقلال افغانستان میں مشغول ہیں۔ آمین!

اے خداوند کریم اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں ہمیں استقامت عطا فرما، ہمارے اتفاق کو دوام عطا کر اور ہمیں فتح نصیب کر اور دشمنوں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ○ آمین!

www.mutaddaway.com

حکومت برطانیہ کے پروٹسٹ کے جواب میں

مجلس ملی کبیر (لوئی جرگہ) کی طرف سے

حضرت نور المشائخ قدس سرّہٗ کی جوابی تقریر

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

ہم نمائندگان ملت افغانستان کو ہمارے موکلین کی طرف سے جو اختیارات دیئے گئے ہیں لوئی جرگہ کی نمائندگی کے لئے کابل آئے ہیں۔ افغانستان کے وزیر خارجہ کی طرف سے موجودہ عالمی سیاسی توڑ جوڑ کے سلسلہ میں آج تک جو بیانات دیئے گئے ہیں، ہم نے اپنے اجتماع میں ان پر پوری طور پر غور وخوض کیا اور اس کے بعد ہم یہ بیان دے رہے ہیں کہ حکومتِ اعلیٰ حضرت نے اب تک جو رویّہ اور پالیسی اختیار کی ہے، ہم لوگوں کی منشاء کے مطابق ہیں اور ہم لوگوں کے نزدیک قطعی طور پر درست ہیں۔ ہم نمائندگان جرگہ افغانستان کی خواہش ہے کہ اصولی غیر جانبداری کو آج تک جس طرح

قائم رکھا گیا ہے، اس کی قطعًا تصدیق کرتے ہیں۔ افغانستان چاہتا ہے کہ معاہدہ حکومتوں اور خصوصًا اپنے ہمسایوں کے ساتھ امن اور صلح پر برقرار رکھے۔

لیکن ہم نمائندگان بموجب ہمارے موکلین کے عطا کردہ اختیارات کے اعلان کرتے ہیں کہ کوئی بھی مطالبہ اگر وہ ہماری آزادی اور استقلال کے منافی ہوگا۔ خواہ کسی جانب سے ہو اس پر بحث کرنے اور قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں یعنی افغانستان یا مملکت کا کوئی بھی حصہ کسی بہانہ سے کسی خارجی حکومت کو استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس بات کی بھی اجازت نہ ہوگی کہ فوجی ضرورتوں کیلئے وہ ہماری زمین یا فضائی سرحدوں سے استفادہ کرے یا دوران جنگ میں کسی بھی امتیازی سلوک کی خواہش کرے۔ اور ہم اسے قطعًا غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت کسی بھی غیر ملکی حکومت سے کوئی ایسا معاہدہ کرے جو ہماری غیر جانبدار پالیسی کے خلاف ہو۔ اور اسی طرح کسی بھی خارجی حکومت کو کوئی موقعہ اور بہانہ سے اجازت نہ دی جائے کہ وہ حکومت افغانستان کے معاہدوں میں چھوٹے سے چھوٹا بھی جو تعین ہو چکا ہو اس میں مداخلت

کرے۔ اسکے علاوہ افغانستان کو یہ حق حاصل ہے اور اپنے اس حق کی افغانستان حفاظت کرے گا کہ وہ کسی بھی ملک سے سیاسی رشتے قائم کرے اور جو رشتے قائم ہیں ان کی نگہداشت کرے۔ ہمارے موکلین مذکورہ کی طرف سے دیئے ہوئے اختیارات کے ماتحت ہمارا یہ قطعی اور حتمی فیصلہ ہے۔ حکومت افغانستان کسی وقت بھی کسی غیر ملکی حکومت کے زیر بار نہ رہے گی۔ وہ آزاد اور ہمیشہ آزاد مستقبل رہے گی۔

ملت افغان متحدہ طور پر اپنے حقوق کی نگہداشت کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں اور اپنی تمام مادی اور معنوی قوت سے اس کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا کر شرف و عزت سے زندگی گذارنے کا عہد کر چکے ہیں۔ ومن اللہ التوفیق۔

www.mujaddidiway.com

قضیہ فلسطین کی بابت حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کی ایک تقریر ۱۳۲۸ھ

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان سیدنا محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ارسلہٗ بالھدیٰ والنور والبرھان وھو الذی کان امام المجاھدین ورحمۃ للعالمین وسید المرسلین صلوٰت اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ نجوم الھدایت فی الدین۔

"ارشاد نبویؐ ہے کہ مومنین کی مثال آپس کی محبت کے سلسلہ میں ایک جسم کی طرح ہے۔ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے"

فلسطین اور ارض مقدسہ کا قضیہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق تمام عالم اسلام سے ہے اور یہ زیادتی تمام مسلمانوں پر ہے اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ اور حرم صخرہ کا دفاع تمام دنیا کے مسلمانوں پر واجب ہے اور عرب حکومتوں کے تمام سربراہ فلسطین کے اس موجودہ حادثہ کیلئے جوابدہ ہیں۔

www.mujaddidway.com

افغانستان کے تمام قبائلی — ان کے مرد، ان کی عورتیں ان کے جوان اور ضعیف اللہ کے فضل سے ظالم یہودیوں کے خلاف اپنے عرب بھائیوں کی مدد کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ یہودیوں کو ذلیل کرے۔ آمین! چونکہ یہ جہاد تمام دنیائے اسلام پر عموماً اور عربوں پر خاص طور پر واجب ہے۔ اسلئے کہ جنہوں نے اسلام کو اپنے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے ان پر لازم ہے کہ وہ دین کو خالص رکھیں اور اپنے نفس کو اور اعمال کو نفاق و تناقض سے پاک کریں۔

جہاد فلسطین اور ارض مقدسہ کو آزاد کرانا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ یہودی ظلم کی بیخ کنی کیلئے ایک عظیم انقلاب برپا کریں۔ یہ ظالم یہودی اور تجار نصرانی ہی ہیں جنہوں نے اللہ کی زمین پر فساد برپا کر رکھا ہے اور مسلمانوں کے حقوق سے کھیلتے رہتے ہیں اور خاص کر فلسطینی عربوں کے حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ اسلئے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کافروں سے ان کی فکری اور عملی امامت چھین لیں۔ ہمیں اس خون کو نہیں بھولنا چاہیئے جسے ہمارے بھائیوں کی سرزمین پاک میں بہائے گئے ہیں، نہ ان مسجدوں کو بھولنا چاہیئے جن کو ان ظالموں نے

www.mujaddidway.com

شہید کر ڈالا اور نہ ان عصمتوں کو فراموش کرنا چاہیئے جن کی آبروریزی کی گئی ہیں. لہٰذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھ کر یہودی اور نصرانی غلبہ کے خلاف اس وقت تک جہاد جاری رکھیں یہاں تک کہ یہ زمینیں مفسدوں سے پاک ہو جائیں اور ان مومنین کے قبضہ میں آجائیں جو اللہ، رسول اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، دین حق کو اپناتے ہیں اور اللہ کی سرزمین پر سرکشی اور فساد کی نیت نہیں رکھتے ہیں.

آخر میں افغان قبائل ظاہر اور باطن میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اے فلسطین! ہم حاضر ہیں. اے مہبط معراج النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم حاضر ہیں. ہم تجھے ظالم یہودیوں سے نجات دلانے کیلئے حاضر ہیں اور ہم اس عظیم معرکہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرینگے جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "نکل پڑو، ہلکے یا بھاری ہو کر (یعنی ہتھیار بند یا بغیر ہتھیار کے) اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو. اللہ تعالیٰ ہمیں اس عمل کی توفیق اور ہدایت کرے. آمین.

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد

حضرت مولانا نور المشائخ قدس سرہ کی ایک تقریر جو

جو آپ نے نور المدارس، غزنی میں، دوسرے یوم تاسیس کے موقع پر فرمائی

۱۳۶۱ھ

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم. والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ ناشر الدین القویم.

یہ داعی اسلام اور خادم علم، خداوند علیم کا شکر ادا کرتا ہے کہ مدرسہ نور المدارس کے دوسرے تعلیمی سال کا آغاز کر رہا ہوں.

میرے عزیز سامعین (سننے والو) اس مدرسہ اور دانشکدہ کی بنا کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ علوم اسلامیہ کی ترقی ہے جو مسلمان تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں روح قرآن اور حقائق اسلام سے آشنا کرنا ہے اور اس مدرسہ کا نصاب مرتب کرنے

میں بھی انہی مقاصد عظیم کو حتی المقدور مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس عالم بشریت میں نئے نئے تغیرات رونما ہو رہے ہیں اور ہر شعبۂ حیات میں نئی نئی (مادی) ترقیاں اور ایجادیں منظرِ عام پر آرہی ہیں اور یہ جہد اور ارتقاء مقام انسانیت کی کیفیات حیاتیہ کے عین مطابق ہیں کیونکہ دُنیا معنوی اور دنیاوی مفادات سے بہرہ ور ہو تو امن عامہ وجود میں آتا ہے اور جب امن عامّہ کی حکومت قائم ہو جائے تو رفاہیت عامّہ کا اس سے ظہور لازمی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو دوسرے تمام اختلافات نسلی اور عقائد کا تصادم ختم ہو کر ایک عالم صلح اور دُنیائے مودت کا ظہور ہوتا ہے مگر اِس گوہر گراں بہا کے حصول کا مدار علم اور ارتقاء مقام برگزیدۂ علم ہے۔

دین مبین اسلام کا مقصد بھی انہی تینوں چیزوں سے وابستہ ہے۔ اولاً توجہ توحید حق جل شانہٗ دیگر ترقی علم اور ثالثاً دنیا میں قیامِ امن اور صلح۔ اسلئے پہلی مہم یہ ہے کہ مسلمان دین حنیف کے ذریعہ انسانی ترقی اور امن عالم قائم کرنے کی کوششوں میں دوسروں سے بازی لے جائے۔ البتہ مذکورہ تینوں اصولوں کو قرآن کی تائید حاصل ہونا ضروری ہے اور جب یہ قرآن کریم

سے ثابت ہو جائے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ علوم اسلامیہ کی نشر واشاعت اور اس کی خدمت کریں اور مسلمان بچوں کی اسی اصول پر تربیت کریں اور اسی لئے اس دار العلوم کے دستور ایسے ہی ہیں۔ ان باتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے تاکہ جو علماً اس مدرسہ سے فارغ ہو جائیں تو زندگی کے مختلف شعبوں میں اسلامی تمدن کی ایک مثال بنیں اور اگر ہم اپنے اس اہم مقصد میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہمارے لئے نجات دارین کا بڑا وسیلہ ثابت ہوگا۔ فی الحال ہم نے ابتدائی اقدامات عمل میں لائے ہیں مگر جب مستقبل میں مقصد حیات کی طرف ہمارے قدم آگے اٹھیں گے تو وہ ایک محمود صورت ہوگی۔ ہمارے سلف جو ہمارے لئے مایۂ افتخار ہیں انہی اصولوں پہ بہرہ مند تھے جنکی رہنمائی میں عالم بشریت بہرہ مند ہے اور مشرق و مغرب انکے علمی اور عملی ورثہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے اور پرائے سب کو اس کا اعتراف ہے یہ دائمی اسلام ہے اور بکمال، نیازمندی و عجز و انکسار و بحرمت رحمتہ العالمین دعا کرتا ہوں کہ یہ دینی تعلیم گاہ نور المدارس فاروقی ہماری اس مملکت افغانستان، دین حنیف کے تمدن و ثقافت کا مرکز بنے اور

www.mujeddiway.com

اس سے فیض یاب علماء قرآن کریم کے حقیقی پیرو ہوں اور افغانستان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے عزیز ہوں

باکریماں کارہا دشوار نیست

تابندہ باد قرآن وترقی باد نور المدارس

حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ

کے چند ارشادات عرفانی

www.mujaddidiway.com

سوال :- توحید وجود کی کیفیت کیا ہے؟

جواب :- توحید وجود ایک حال اور ابتدائی معرفت ہے اور توحید کی اکثر قسمیں علم الیقین کے مرتبہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یعنی سالک اس وقت تک عین الیقین اور حق الیقین سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور اس کا مشہود عالم تکوین سے اوپر نہیں جاتا بلکہ ممکن اور واجب کے درمیان فرق کرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے اگرچہ ایک نوع توحید عین الیقین میں بھی ظاہر ہوتی ہے لیکن توحید شہودی کی معرفت اس طرح ہے کہ

عارف کے شہود کا ذات باری تعالیٰ سے تعلق
ہو گیا ہو، اور عالم اس کے شہود سے باہر ہو گیا ہو
اور یہ عین الیقین کا مرتبہ ہے اور حق الیقین کا درجہ
ان دونوں مراتب سے اونچا ہے۔ اور حق الیقین یہ ہے
کہ عارف عین الیقین کے بعد مراتب وجود اور ممکن
و واجب کی کیفیات کا بہ نسبت کامل مشاہدہ کر سکے۔

سوال:۔ علم الیقین اور عین الیقین ایک دوسرے کی ضد ہیں
کیونکہ علم الیقین ممکنات کا شہود ہے اور عین الیقین
مراتب وجود کے شہود کا نام ہے۔ پھر یہ دونوں
معرفتیں ایک جگہ کس طرح جمع ہو سکتی ہیں؟

جواب:۔ سالک کے دس لطائف ہیں۔ جہاں ایک مقام میں
یقین کی تینوں انواع جمع ہوتی ہیں مگر روح ۔۔۔۔
عین الیقین میں رہتی ہے اور نفس علم الیقین میں
اس طرح دونوں کا ایک جگہ جمع ہونے کا امکان
باقی نہیں رہتا۔

بہار عالم حسنش دل وجان تازہ می دارد
برنگ اصحاب صورت را، به بو ارباب معنی را

www.muftadirdway.com

"اس کے عالم حسن کی بہار دل اور جان کو تازہ رکھتی ہے۔ اصحاب صورت کو رنگ سے اور اصحاب معنی کو بو سے۔"

ارشاد دوم

سوال:۔ باری تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے کتنے درجے ہیں؟

جواب:۔ اول مراتب ظلال ہیں اور دوسرے مراتب صفات ہیں۔ سوم مراتب تعینات ہیں اور چوتھے مراتب اعتبارات ہیں۔ وصول بظلال کا تعلّق ولایت صغریٰ سے ہے۔ اور وصول بہ نفسِ صفات کا تعلّق ولایت کبریٰ سے ہے۔ کیونکہ یہ ولایت انبیاء عظام ہے اور وصول بہ شیونات ذاتیہ کا تعلق ملاء اعلیٰ سے اور وصول بمراتب ذات باری تعالیٰ کمالات نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ صفات و شیونات اور اعتبارات میں یہ فرق ہے کہ صفات وجود کو خارج از ذات باری تعالیٰ مانتے ہیں اور شیونات ذات باری تعالیٰ سے منتزع ہیں اور اس کا کوئی خارجی

وجود نہیں ہے. اسلئے شیون کا مرتبہ صفات سے بلند تر ہے اور اعتبارات بھی ذات باری تعالیٰ سے منتزع ہیں, شیون و اعتبارات کے فرق کا تعلق عارف کے ادراک سے ہے. اگر عارف مشاہدہ کرتا ہے. کہ انتزاعِ علم یا قدرت یا کوئی صفت باری تعالیٰ کی آٹھ صفتوں میں سے منتزع ہیں تو اس قسم کے مشہود کو شیونات کہا جائے گا. اور اگر عارف یہ سمجھے کہ ایک صفت ذات باری سے منتزع ہوئی اور اسکا یقین اس کے ادراک میں نہیں آتا تو اس قِسم کو کیفیت واردہ مع اعتبارات مانا جاتا ہے. لیکن اعتبارات کا درجہ شیونات سے اوپر ہے اسلئے کہ جس اندازہ سے عارف باری تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اس مرتبہ کی بے کیفی کی وجہ سے اسکے ادراک کا سرور کم ہو جاتا ہے البتہ باری تعالیٰ کی ذات ان مراتب سے بہت بلند ہے. مگر ہر بات اور نکتہ کا ایک موقعہ اور محل ہوتا ہے. پس فرق سمجھ میں آنا چاہیئے. والسلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ۔

www.mujaddidiway.com

حضرت مولانا نور المشائخ قدس سرہٗ

کے

چند اجتماعی کلمات یعنی پند و نصائح

(۱) کینہ اور نفرت سے ہمیشہ غم حاصل ہوتا ہے اور یہاں تک ہوتا ہے کہ جس سے نفرت کی جائے اس کو تو رنج پہنچتا ہے مگر اہل کینہ کبھی اذیت سے نہیں بچتا ہے۔

(۲) مسلمانوں کو وہ کام کرنا چاہیئے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔

(۳) کینہ سے شخصیت بدل جاتی ہے اور روح تاریک ہو جاتی ہے۔

(۴) میرا یہ اعتقاد ہے کہ مسلمان سب یکساں پیدا ہوئے ہیں اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔

(۵) دنیا کا حال تغیر پذیر ہے مسلمانان عالم اگر غور کریں کہ دنیا میں الگ الگ اور تنہا تنہا زندگی بسر کریں تو اسکی مثال ایسی ہی ہوگی جس طرح ایک شخص پر حال طاری ہو اور وہ سو جائے۔

www.mujaddidway.com

حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کا

منظوم کلام

---

www.mujaddidway.com

۱؎ عارفوں سے تعلّق اور عالم بالا کی محبت کی بابت

بہ بزمِ عارفاں پروانہ می باش ۔۔۔ بگلشن بلبل مستانہ می باش
اگر خواہی کہ یابی وصل دلدار ۔۔۔ ہمیشہ از خویشتن بیگانہ می باش

ترجمہ

عارفوں کی بزم میں پروانہ کی طرح رہو ۔۔۔ گلشن میں بلبل مستانہ بن کر رہو
اگر محبوب کے وصل کی خواہش ہے ۔۔۔ تو ہمیشہ اپنے سے بیگانہ بن کر رہو

۲؎ جہاد، ایثار اور فنا کی ترغیب

جاں نثاراں را چہ محمود موت ۔۔۔ بزدلاں را می بود مردود موت
موت را آغوش کیف زندگی ۔۔۔ زندگی را منزلِ مقصود موت

ترجمہ

جاں نثاروں کیلئے موت کیسی اچھی ہے — اور بزدلوں کیلئے کیا ہی مردود موت ہے
موت کی آغوش زندگی کی کیف ہے — اور زندگی کی منزل مقصود موت ہے

www.mujaddidway.com

لاہور یونیورسٹی میں

حضرت نور المشائخ قدس سرہ کی ایک معرکتہ الآرا تقریر

(۱۶ر جنوری ۱۹۴۹ء)

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

نقیر کی ایک بڑی آرزو مسلمانانِ عالم کی سعادت سے متعلق ہے۔ آج اتحاد اسلامی کا مسئلہ وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد ممالک اسلامی کو جغرافیائی یگانگت میسر ہوئی ہے، اسکے نتیجہ میں اسلام کے حیات اجتماعی کے مسائل خواہ دینی ہوں، اخلاقی ہوں یا — اقتصادی، حقیقی اتحاد کی صورت پیدا ہو جائے اور مادی اور معنوی مسائل کا مشترکہ حل تجویز کیا جائے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عالم اسلام کو کبھی بھی اخلاقی اور اقتصادی انحطاط پیش نہیں آسکتا اور نہ تو عالم اسلام پر ان کے اصولی عقائد، تدبیر منزل سیاست مدینہ وغیرہ میں استعماری اور اشتراکی تسلط

قائم ہو سکے گا۔

دینِ حنیف اسلام کے مطابق عالم اسلام ایک چٹان ہے اور اسے اپنی زندگی کی منزل خود متعین کرنی ہے۔ آج مسئلہ فلسطین، کشمیر اور الجزائر عالم اسلام کے اہم ترین مسائل ہیں اور مجھے یقین ہے کہ فلسطین، کشمیر اور الجزائر کو یکے بعد دیگرے آزاد ہونا ہے مگر اس وقت تک فلسطین، کشمیر اور الجزائر کے مظلوم بھائیوں کا تحفظ مسلمانانِ عالم کا اوّلین فرض ہے۔ اسلئے اسلامی ریاستوں کا فرض ہے کہ متحد ہو کر مجلس اقوام متحدہ میں یا باہر اور جگہ اپنی نشریات میں ان بھائیوں کی آزادی کا پرزور مطالبہ جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ یہ بھائی استعمار کے تسلط سے آزاد ہو جائیں۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ مسلمان بھائی جو آج مغربی یا اشتراکی ملکوں میں اور ہندوستان میں بس رہے ہیں اور مذہبی آزادیوں سے محروم ہیں انکی مذہبی آزادی کے لئے بھی عالم اسلام کو پوری جدوجہد کر لینی چاہیئے اسلئے کہ ان مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی دینی آزادی کے لئے کوشش کرنا تمام مسلمانوں کے لئے ایک ایمانی اور وجدانی فرض ہے۔

میرا ایک ہی مطمع نظر ہے اور وہ اتحاد عالم اسلام اور

www.mujaddidway.com

اتحاد جو کہ شخصی اور جغرافیائی حدبندیوں سے الگ اور مبرّا ہو۔ اسلام میں زندگی سے متعلق قوانین مستقل طور پر موجود ہیں اور اس کے پاس ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس کے لئے وہ کسی کا دست نگر نہیں ہے۔ اور اسے اپنے ان قدروں کو دوسروں کے پیمانہ میں ناپنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اسلام کی استقلالِ فکری۔ سیاسی اور اقتصادی بنیاد بہت ہی مضبوط ہے۔ شعر

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ دارد
برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

ترجمہ:۔

اس کے حسن کی بہار دل و جان کو تازہ رکھتی ہے
رنگ سے اصحاب صورت کو اور بو سے ارباب معنی

والسلامُ علیکم

پائندہ باد اتحاد عالم اسلام

www.mujaddidway.com

رباعی اول درباب علم

علم است باعث شرف وافتخار مسلمین
دارد زمانہ فیض زرنگار مومنین،
روشن زمعرفت آمدہ عنوان مسلمین
گل رنگ گرفتہ است زبوستان مومنین

ترجمہ

علم مسلمانوں کیلئے باعث شرف وافتخار ہے
مومنین کے زرنگا سے زمانہ کو فیض حاصل ہے
مسلمانوں کا عنوان معرفت سے روشن ہے
مومنین کے باغ سے ہی پھولوں کی رنگت ہے

www.mujaddidway.com

رباعی دوم درباب عشق

در روز ازل چوں آتش عشق افروخت
عاشق ہنر عشق ز معشوق آموخت
از مرتبہ ذات سرزد ایں عشق داد،
تا شعلہ ز شمع برنخواست پروانہ نہ سوخت

ترجمہ

روز ازل میں عشق کی آگ روشن ہوئی
عاشق نے عشق کا ہنر معشوق سے حاصل کیا
یہ عشق و داد مرتبۂ ذات سے سرزد ہوتا ہے
جب تک شمع سے شعلہ نہ اُٹھے پروانہ نہیں جل سکتا

www.mujaddidway.com

رباعی سوم درباب اتحاد

انسان ہمہ یک جنس است وپیوند بہم
روزے دو در این عالم ہستند بہم
اے کاش کہ ناسازی وکینہ ز سر بنہند
باالفت وعشق برادری سازند بہم

ترجمہ

انسان ایک ہی جنس ہیں اور آپس میں جڑے ہوئے
دو دن کی دنیا میں مل کر ہی رہنا ہے
کاش کہ نا اتفاقی اور کینہ سر سے نکال دیں
الفت وعشق سے آپس میں برادری قائم کریں

www.mujaddidway.com

حضور اقدس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم سے خطاب

اے صاحبِ حقیقی اور میرے برگزیدہ پیغمبرؐ۔ وہ کیا ہے جو آپؐ کے یہاں نہیں ہے، آپؐ کے حضور میں تمام نعمتیں موجود ہیں. آپؐ جسے عنایت فرمائیں اسے وہ نعمت مل جائے گی. آپؐ کی محبت جس دل میں ہو وہ سعادت دارین اور خالق حقیقی کے عشق سے بہرہ ور ہو گا. میں تمام بارگاہوں سے گزر چکا ہوں اور آپؐ کا دامن مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے. اے رحمۃ اللعالمین آپ کے آستانہ پر حاضر ہوں اور آپؐ کی رحمت وکرم سے مغفرت کی آرزو رکھتا ہوں. تاکہ یہ حقیقت کی تجلّی میرے دل کو روشن کر دے اور عشق کے حقائق کی طرف رہنمائی کرے.

٭

کتابت: یوسف عزیز شاہوانی
۶۲۸